"پاکستان ٹائمز" اپنے پہلے ایڈیشن کے تناظر میں

"Pakistan Times" in context of its first edition

ڈاکٹر میمونہ سبحانی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد
علی حسن
پی۔ ایچ۔ڈی اسکالر شعبہ مواصلات وابلاغیات بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

Abstract

Knowledge is power and it has played a crucial role in the advancement of communication and journalism. The ability to acquire and share knowledge has allowed for the development of new technologies and methods of communication, such as the printing press and the internet. These advancements have greatly expanded the reach and accessibility of information, allowing for the dissemination of news and ideas on a global scale. Journalism, in particular, has greatly benefited from the advancement of knowledge and communication technologies. The article delves into the rich history of journalism in the subcontinent, with a specific focus on the Pakistan Times. The publication, founded in 1947, played a pivotal role in shaping the discourse and narrative of the people. Subcontinent face the issue of political and social consciousness during the 20th century when people were at the stake of survival as Muslims. The newspapers were the most trusted and effective method of delivering information, at the same time Muslim League also focused to disseminate their standpoint on the issue of the subcontinent's partition. At the time Progressive Papers Limited started its journey, Pakistan Times is one of them. This article elucidates the first issue of Pakistan times that was published on 4 Feb 1947.

Keywords: Journalism, Subcontinent, Pakistan, Newspapers, Progressive Papers Limited, Pakistan Times, Mian Iftkhar-ul-din.

کلیدی الفاظ: صحافت، برصغیر، پاکستان، اخبارات، پروگریسو پیپرز لمیٹیڈ، پاکستان ٹائمز، میاں افتخار الدین

انسان کا وجود اس کے اکیلے رہنے کی جس طرح نفی کرتا ہے اسی طرح انسان کا معلومات کے تبادلے کے بغیر زندگی بسر کرنا بھی ناممکنات میں سے ہے۔ انسان کا یہی تجسس موجودہ دور کی جدت پسندی اور ترقی کا ضامن ہے۔ ادیب وشاعر، سیاست دان، صحافی اور بے شمار دُنیا کے اہم پیشوں سے منسلک انسان اصول وضابطے کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ ہمارا قدرتی نظام بھی اصول و قوانین کے تابع ہے۔ یہی صورتِ حال ہمارے ادب کی ہے اُردو ادب میں جہاں ادیب وشاعر اصولوں کے پابند ہیں وہاں صحافی بھی قانون وضوابط کے بغیر کوئی بات نہیں کر سکتے۔ جو کہ صحافتی بنیاد ہے اسی آزادی کے لیے صحافی عرصہ دراز سے کاربند ہیں۔ جیسے امریکی صدر تھامس جیفرسن (۱۷۴۳ء-۱۸۲۶ء) نے ایک غیر معمولی بیان دیا تھا کہ

> " Where it left to me to decide whether we should have Government without newspaper or newspaper without a Government, I would not hesitate a moment to prefer the letter"(1)

دُنیا میں اخبارات کا آغاز کی بات کی جائے تو تاریخ میں چین کا نام سب سے پہلے آتا ہے جہاں سے پرنٹنگ کا آغاز ہوا۔ چین کے مختلف شاہی ادوار اس حوالے سے اہم ہیں جن کے دور میں اخبارات کا آغاز ہوا۔ جن میں حان خاندان Han Dynasty (۲۲۰-۲۰۲)، ٹینگ خاندان Tang Dynasty (۹۰۶-۶۱۸) اور سنگ خاندان Song Dynasty (۹۶۰ء-۱۲۷۹ء). سنگ خاندان کے عہد حکومت میں باقاعدہ ایک ادارہ قائم کیا گیا جو معلومات جمع کرنے کا کام کرتا تھا۔ اس دور میں دو اقسام کے اخبار شائع ہوتے تھے جن میں ایک قسم کو شاو

باو(Chaobao) کہا جاتا جس کا ترجمہ عدالتی پیپر (Court Paper) کیا جاتا ہے۔ ایک دوسری قسم کا اخبار جیسے ژاو باو(Xiaobao) جو کہ ذاتی بلکہ کئی بار غیر قانونی ہوتا تھا اسی دور میں شائع ہوا۔ لیکن یہ اخبار عام عوام کے لیے نہیں ہوتے تھے جس کی وجہ شاہی چینی طرز زندگی تھا۔

" During the Song Dynasty, the central government was the one to nominate and supervise the officials in the information department. Therefore, the information officials were essentially staff employees of the central government. Doing jobs such as gathering, compiling, and distributing information, the information department officials were similar to today's reporters or editors, because even though they served the government, they also reported and distributed news that did not meet government approval.

(2)

یورپ کا پہلا باقاعدہ اخبار "Relation of Strasbourg" تھا اور اسی سال ۱۶۰۹ء ایک اور اخبار "Relation oder Zeitung"(Zeitung کے جرمن زبان میں معنی اخبار ہیں)[3] کی اشاعت کا آغاز جرمنی سے ہوا۔ ان اخباروں میں پورے یورپ کی خبریں چھپتی تھیں۔ اخباروں کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے ہوتا ہے۔ ہندوستان میں آبادکار انگریز انگلستان سے اخبار منگایا کرتے تھے۔ یہ اخبار بعض اوقات ایک سال بعد اور بعض اوقات اگر جلدی پہنچ جایا کرتا تھا تو نو مہینے لگ جاتے تھے۔ کیوں کہ یہ سمندری جہاز کے ذریعے پہنچتا تھا اس لیے اسے دیر لگ جاتی تھی کیوں کہ اس وقت انگریز تھوڑی تعداد میں ہوتے تھے اس لیے ان کا اپنا کوئی اخبار نہیں تھا۔

ہندوستان میں سب سے پہلا انگریزی اخبار بنگال اینول(Bengal Annual)(۱۸۳۰ء) کے مطابق "انڈین گزٹ" تھا جو ۱۷۸۴ء میں جاری ہوا یہ اخبار ہفتہ وار تھا۔ اس کی ضرورت عام عوام میں اپنی جگہ بنانا اور روزمرہ کے معاملات میں عوام کو شامل کرنا تھا۔ یہ اخبار ۱۸۲۲ء میں ہفتہ میں دوبار اور ۱۸۳۰ء میں تین بار شائع ہونے لگا اور کچھ مدت کے بعد روزانہ ہو گیا یہ اخبار لبرل خیالات کا موئید تھا اور اس کے مضامین کا لب ولہجہ سنجیدہ تھا۔

"گورنمنٹ ہند نے فتح کے بعد یہ ضروری سمجھا تھا کہ سرکاری کاروبار کی اطلاع اہل ہند کو دی جانی چاہیے یہ ضرورت اس لیے پیش آئی تھی کہ ایسٹ انڈیا کے افسروں پر اخبارات سختی کے ساتھ نکتہ چینی کرتے تھے اور کمپنی بھی ایڈیٹروں کو سخت سزا کا مستوجب خیال کرتی اور ان کو بعض اوقات جلاوطن کر دیتی تھی۔ اس لیے اول اول بعض حکام کی سرکاری تحریرات کے ذریعے اطلاعیں دی گئیں بالآخر ۱۷۸۴ء میں انڈین گزٹ جاری کیا گیا اس کی اشاعت ہفتہ وار ہوتی تھیں۔"(4)

اس میں اختلاف ہے کچھ مورخین بنگال گزٹ کو پہلا انگریزی اخبار مانتے تھے۔ جب کہ مارگریٹا بارنس مصنف "انڈین پریس انڈین گزٹ" کو انگریزی کا دوسرا اخبار مانتے ہیں۔ جب کہ اس بارے میں عبدالسلام خورشید صحافت پاک وہند میں لکھتے ہیں کہ "ھکی" نے جب حکومت کے خلاف مذمت کرنی چاہی جو کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا(۱۷۷۲ء) ملازم تھا اس نے نوکری سے استعفیٰ دے دیا اور کلکتہ کے بعض مقامات پر ایک اشتہار جاری کر دیا کہ کلکتہ میں چھاپہ خانہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بہت تکلیف ہے۔ ابلاغ کا کوئی ذریعہ کلکتہ میں نہیں ہے میں کچھ مسودے لوگوں کو دیکھانا چاہتا ہوں اگر کسی کو دیکھنے کا شوق ہو تو وہ میرے گھر آجائے اس پر حکومت کو غصہ آیا کہ یہ اخبار نکالنے کی کوشش کر رہا ہے اُس نے اخبار نہ نکالا۔ اس نے پانچ سو صفحات کی کتاب لکھی جس کی وجہ سے اسے جیل جانا پڑا۔ اس نے کمپنی کی لوٹ مار اور استحصال کا پردہ چاک کر دیا۔

"جیل میں پہنچ کر اسے خیال آیا کہ اخبار نکالنا چاہیے۔ چنانچہ باہر آتے ہی دو ہزار روپے کی لاگت سے چھاپہ خانہ قائم کیا اور "بنگال گزٹ" یا کلکتہ جنرل ایڈور ٹائزر"Bengal gazette or Calcutta general advertiser کے نام سے براعظم کا پہلا مطبوعہ اخبار جاری کر دیا۔ اس اخبار کو عام طور پر ھکی گزٹ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔"(5)

"انڈیا گزٹ" اکثر حکی کے خلاف لکھا کرتا ہے۔ انڈیا گزٹ میں اکثر فحش نظمیں بھی چھپتی تھیں جس میں عورتوں کے متعلق واضح اشارے ہوتے تھے۔ انڈیا گزٹ میں دہلی کے مغل دربار کی تمام خبریں چھپتی تھیں۔ اسے "اخبار دربار معلی" بھی کہتے تھے۔

مارچ ۱۷۸۴ء میں کلکتہ گزٹ کا آغاز ہوا۔ اس اخبار نے فارسی کے کئی شہ پاروں کا انگریزی میں ترجمہ کر کے چھاپا۔ ۱۷۹۱ء کے درمیانی عرصے میں حکومت نے کلکتہ کے کئی اخباروں کے خلاف کاروائی کی جس کی وجہ یہ تھی کہ حکومت اپنی مرضی سے خبریں چھپوانا چاہتی تھی اور اخبارات اس کے قائل نہیں تھے۔ مدارس میں صحافت کا آغاز مدارس کوریئر میں ہوا۔ جو سرکاری پرنٹر ورچرڈ جانسن نے ۱۷۸۵ء میں جاری کیا۔ یہ اخبار بھی حکومت کو پسند نہیں تھا اس پر بھی سنسر شپ عائد ہو گئی۔

بمبئی کا پہلا اخبار "بمبئی گزٹ" اور دوسرا اخبار "بمبئی ہیرلڈ" تھا۔ اس پر اگر حکومت نے سنسر شپ کی پابندی عائد کی تو اس اخبار نے اسے قبول کر لیا۔ مجموعی طور پر اخباروں کا رویہ بہت نرم رہا اور حکومت سے کوئی چپقلش نہیں ہوئی۔

اس دور میں صحافت میں کوئی قانون موجود نہیں تھا اگر حکومت کو معلوم ہو جاتا کہ کوئی اخبار ان کے خلاف لکھ رہا ہے تو حکومت یا تو سنسر شپ کی پابندی لگا دیتی تھی یا پھر ایڈیٹر کو جلاوطن کر دیتی تھی۔ صحافت کے پہلے قانون کے نفاذ کا آغاز بھی کلکتہ سے ہوا تھا اس دور میں یہ اخبارات کا سب سے بڑا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے اخبارات کے لیے نئے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کی ضرورت بھی بنگال میں پیش آئی۔

جان ایڈم (۱۷۷۹ء-۱۸۲۵ء) کو عارضی طور پر بنگال کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا۔ ایڈم نے گورنر جنرل با اجلاس کونسل کی منظوری سے ۴ اپریل ۱۸۲۳ء کو اخباروں، کتابوں اور چھاپے خانوں کے لیے ایک مسودہ قانون سپریم کورٹ کی منظوری کے لیے پیش کیا۔ یہ مسودہ قانون مختلف مراحل طے کرنے کے بعد بالآخر دسمبر ۱۸۲۳ء کو آرڈیننس کی شکل میں نافذ کر دیا گیا ایڈم کا یہ قانون جو فورٹ ولیم کی پریذیڈنسی کے ماتحت علاقوں یعنی بنگال میں نافذ کرایا گیا۔ یہ آرڈیننس تیرہ دفعات پر مشتمل تھا۔ چارلس میکالے (۱۷۸۵ء_۱۸۴۶ء) کے مرتب کردہ مسودے نے ۳۱ اگست ۱۸۳۵ء کو باضابطہ قانون کی شکل اختیار کر لی۔ اس قانون کا بنیادی خیال یہ تھا کہ ملک کے تمام طبقوں کو اظہارِ خیال کی آزادی ہونی چاہیے۔

> "دیسی اور انگریزی صحافت دونوں کے لیے نیا قانون پریس ایکٹ ۱۸۵۷ءgagging Act، پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ ۱۸۶۷ء، ۱۸۶۱ء میں انڈین کونسل ایکٹ پاس کیا گیا۔، سرسید اور آزادی صحافت، ۱۸۷۸ء ورنیکلر پریس ایکٹ، پریس ایکٹ ۱۹۱۰ء اس میں صحافت کے بہتر کنٹرول کا اہتمام کیا گیا۔، دی انڈین پریس (ایمرجنسی پاورز) ایکٹ ۱۹۳۱ء یہ ایکٹ ۳۲ صفحات پر مشتمل تھا اور اسے ایسے مواد کی اشاعت کے لیے نافذ کیا گیا تھا جو قتل یا تشدد کی ترغیب دیتا۔" (6)

ابتدائی پریس ایکٹ بننے کے بعد کے اخباروں میں سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۸۷۷ءTribune کا فروری ۱۸۸۱ء میں ایجاد ہوا یہ اینگلو ورنیکلر اور ہفتے میں دوبار جاری ہوتا تھا۔ ۱۹ صدی کے آخر میں مسلمانوں کا ہفتے میں دوبار چھپنے والا اخبار پنجاب آبزور Punjab Observer تھا۔ جو (۱۸۹۳ء_۱۸۹۴ء) میں خواجہ احمد شاہ نے لدھیانہ جاری کیا۔ ۱۸۸۹ء سے ۱۹۰۴ء کے دوران شیخ عبدالقادر نے اس کی ادارت کی ذمہ داری سنبھالی اور میاں فضل حسین بھی اس میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔ یہ اخبار ۱۹۱۸ء تک شائع ہوتا رہا۔

پہلی جنگِ عظیم کے دوران Daily Commercial اور Daily Market Report شائع ہوئے علاوہ ازیں Muslim outlook views کا اجراء ۱۹۲۲ء میں ہوا یہ پہلا روزانہ شائع ہونے والا مسلم انگلش نیوز پیپر تھا اور اس کے پہلے ایڈیٹر عبداللہ یوسف تھے۔ اس کے بعد مجید ملک ایڈیٹر رہے یہ اخبار بھی ۱۹۳۲ء میں بند ہو گیا۔ ۱۹۳۱ء میں Eastern time شائع ہوا اور فیروز سنز نے اسے شائع کیا اس کی عارضی ایڈیٹر علامہ عبداللہ یوسف تھے بعد ازاں مسٹر ایف درانی اس کے ایڈیٹر رہے۔ اس اخبار نے مسلمانوں کے نقطہ نظر کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ نومبر ۱۹۴۷ء میں یہ بند ہو گیا۔ ۱۹۳۷ء میں ملک برکت علی نے نیو ٹائمز، کے نام سے ایک ہفت روزہ کا آغاز کیا یہ ہفت روزہ مسلم لیگ کا باضابطہ ترجمان تھا لیکن مالی حالات کی وجہ سے ۱۹۴۰ء میں یہ بند ہو گیا۔

انگریزی اخبارات میں Khyber mail بہت نمایاں اہمیت کا حامل تھا۔ جو ۱۹۳۲ء میں ہفت روزہ کے طور پر جاری ہوا اور بعد ازاں ۱۹۵۰ء میں روزنامہ میں تبدیل ہو گیا۔ اسی طرح کراچی اور سندھ، بلوچستان اور مشرقی پاکستان میں بھی مختلف انگریزی اخبارات شائع ہوتے رہے۔ مشرقی پاکستان میں Dacca News پہلا انگریزی اخبار ہے جو ۱۸۵۶ء میں ڈھاکہ سے شائع ہوا۔ اس کے بانی مدیر جناب الگزینڈر فاربس تھے۔

آزادی کی جدوجہد کے دنوں میں برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کی آمدن کو موثر طور پر بلند کرنے کے لیے کوئی اخبارات نہیں تھے۔ اعلیٰ اہمیت کے حامل اخبارات مثلاً The Statement, the Time of India, the Pioneer, the Hindu, or Hindustan Time انڈیا کے مختلف صوبوں سے شائع ہوتے تھے۔ مشرقی پاکستان میں بمشکل ایک مسلم اخبار یا ایک ہفت روزہ اسی طرح مغربی پاکستان کے علاقوں کراچی میں تین انگریزی اخبارات چھپتے تھے۔ جس میں ڈیلی گزٹ سندھ آبزور اور کراچی گزٹ یہ تمام اخبارات جو کراچی سے چھپتے تھے ہندو ملکیت میں تھے۔ پشاور میں بھی ایک انگلش اخبار خیبر میل تھا جب کہ راولپنڈی، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، ملتان اور کوئٹہ میں کوئی اخبار نہیں تھا۔ آزادی سے پہلے پنجاب میں سول اینڈ ملٹری گزٹ اور Tribune چھپتے تھے اور یہ دونوں نمایاں تھے۔ پنجاب کا پہلا انگریزی روزنامہ Lahore Chronicle چھپتا تھا۔ ۱۸۴۶ء میں یہ چیز مشاہدے میں آئی ہے کہ تقریباً تمام مسلم اخبارات بنیادی طور پر کانگرس نواز ہیں جب کہ "مسلم آؤٹ" "ایک مسلم لیگ نواز اخبار تھا۔

مسلم رہنماؤں کا خیال تھا کہ مسلم لیگ کے نقطہ نظر کو برصغیر پاک وہند کے عوام تک صحیح تناظر اور صحیح انداز میں پیش کرنے کے لیے اخبارات کا آغاز بے حد ضروری ہے جس کی طرف قائداعظم نے بھی توجہ دلائی لہٰذا میاں افتخارالدین نے مسلم لیگ کے مقاصد کے حصول کے لیے ایک ادارہ قائم کیا جس کا نام پروگریسو پیپرز لمیٹڈ تھا۔ عبوری حکومت نے ۱۹۴۷ء کے آغاز میں سنٹرل پریس پیٹیل پاورز ایکٹ نافذ کیا۔ اس کے علاوہ صوبوں میں پبلک سیفٹی ایکٹ نافذ کیے مگر حالات اب قوانین کے کنٹرول سے باہر ہو رہے تھے آخر ۱۴اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا اور برصغیر سے ایک طویل دور کا خاتمہ ہو گیا۔

> "دی پاکستان ٹائمز کی بنیاد قائداعظم محمد علی جناح نے ۱۹۴۷ء میں رکھی، برصغیر ہند وپاک کے مسلمانوں کی جدوجہد کی وضاحت کے لیے، اس کے فروغ کے لیے، ان کے حقوق کے اعلان کے لیے، ان کی سالمیت اور آزادانہ حیثیت کے لیے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تجارت اور دانش سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ نے اپنے نظریات سے منحرف ہوتے ہوئے اپنا کردار بدل لیا۔ دوراز کار حلقوں اور اجنبی سرزمینوں سے ناطہ جوڑ لیا جو پاکستان کے نظریاتی اور جغرافیائی سرداروں سے کہیں دور واقع تھے اس اخبار کے ذریعے جدیدیت کا بہلاوا دیا گیا۔ حالانکہ یہ جدت پسندی اپنے ہی گھر میں اجنبی بن جانے جیسا معاملہ تھا۔" (7)

پاکستان ٹائمز پر تنقیدی جائزہ کے عنوان سے مقالہ میں شیریں پروگریسو پیپرز لمیٹڈ کے قیام کے حوالے سے اس طرح اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں:

> "As had been stated earlier, the territories now forming Pakistan were never the centre of prominent English educational backwardness of the majority of the Muslim population of those regions. The Muslim league could hardly have expected any positive contributions to its stand form these papers".(8)

مزید لکھتی ہیں:

> "As the English journalism in pre-partition Punjab was pre-dominantly pro-Hindu, there rose an urgent need for an influential and financially sound Muslim English daily from Lahore. That need was satisfied by, the Pakistan times Its first publication - February 4, 1947, almost synchronised with the mass civil disobedience movement started by the Muslim league".(9)

۴ فروری ۱۹۴۷ء کو پاکستان ٹائمز شائع ہوا۔ اس اخبار کے سپانسر یعنی مالک میاں افتخار الدین تھے اور وہ مسلم لیگ کی حمایت حاصل کرنے میں کامیاب تھے کیونکہ وہ پنجاب میں مسلم لیگ کے لیے اشاعت اور مدد فراہم کر رہے تھے۔ اور صفحہ صفہ اول پر ایک Box کی صورت میں درج ذیل تحریر ہے۔

"With a strictly limited quota of paper allotted by the central government, The management of the Pakistan times is faced with a choice of producing a 12-page paper and severely restricting the circulation, or producing An 8-page paper and making it available to several thousand more Muslim readers. In the present circumstances it is fact there the Pakistan times, the voice of the Muslims of North West India, should reach as large an audience as possible, and it has, therefore, been decided to print only 8 pages to start with it is hoped, however to increase the size in due course"(10)

پاکستان کے وجود میں آنے سے ٹھیک چھ مہینے دس دن پہلے پاکستان ٹائمز کا پہلا شمارہ ۴ فروری ۱۹۴۷ء کو جاری ہوا۔ اخبار میں واضح طور پر کہا گیا کہ انڈیا کے تیس ملین مسلمان ایک قومی جماعت کے طور پر مسلم لیگ تلے اکٹھے ہوئے ہیں۔ پاکستان ٹائمز ان الفاظ میں لکھتا ہے۔

“We are a Muslim League paper. We claim to speaker for thirty million Muslims of Northern India who have sworn allegiance to the Muslim League the sole national party of Indian Muslims(11)".

مرکزی حکومت نے ان کا کاغذ کا کوٹہ سختی کے ساتھ محدود کر دیا۔ اس چیز کی وضاحت پہلے دن کی اشاعت میں کر دی گئی ہے۔ پاکستان ٹائمز ۱۲ صفحات کی بجائے آٹھ صفحات پر شائع ہوا اور پاکستان مسلم لیگ کی آواز بن گیا۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا اخبار تھا جو مسلم لیگ کے حقوق کی نمائندگی کر رہا تھا۔

پہلے اخبار کی اشاعت پر قائداعظم کی تصویر کے ساتھ مبارک باد کا پیغام شائع ہوا جو کچھ اس طرح سے ہے۔

"I am glad to learn that The Pakistan Times, has now been published. There is a dire need for a first class, independent Muslim English daily, This dire need, I sincerely hope, will now be fulfilled and the Pakistan Times will support The policy and programme of the Muslim league and serve the best interest, not only of Muslim of the Punjab, but all India I wish the venture every successes and prosperity(12)".

راجہ غضنفر علی خان، عبدالہاشم اور عبدالقیوم خان مسلم لیگ کے رہنماؤں کے مبارک باد کے پیغامات بھی صفحہ اول پر شائع ہوئے۔

پاکستان ٹائمز آٹھ صفحات پر مشتمل تھا اور ہر صفحے کے ۵ کالم تھے اس اخبار کی پیشانی پر پاکستان ٹائمز لکھا تھا۔ پہلے صفحے کے اوپر والے حصے میں بڑے حروف میں لکھا تھا۔

"Founded by Quid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah"

پہلے صفحے کی شہ سرخی یہ ہے۔

Congress whip attacks ministers

we charges against two members of Punjab government.

اس کے بعد صفحہ اول پر تین مزید خبریں ہیں اور تین اشتہارات میں۔ جن کی سرخیاں اختصار کے ساتھ دی جارہی ہیں۔

"11th-hour bid to save life of Jew terrorist,

sister to fly Palestine"

اسی سرخی کے نیچے یہ خبر موجود ہے۔

"Royal battleship's rough passage"

جبکہ صفحہ کے اختتام پہ قائداعظم کے سفر کے متعلق درج ہے

"Mr Jinnah leaves for Malir"

پاکستان ٹائمز کے پیشانی کے نیچے .Eastern optical co لاہور کا اور Crescent میڈیکل کمپنی لاہور کے چھوٹے سائز کے اشتہار ہیں۔ جب کہ صفحہ اول کے آخر میں Bombay Cloth House Anarkali, لاہور کا اشتہار ہے۔ ص ۲ پر پاکستان ٹائمز کے پہلے دن کے اخبار پر "سنٹرل اسمبلی میں بجٹ سیشن کے آغاز کے حوالے سے دو کالم کی خبر ہے۔ اس طرح اسمبلی کی دیگر کارروائی کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ صفحہ ۲ پر بین الاقوامی خبروں کے ساتھ اشتہار بھی ہیں۔ صفحہ ۳ پر نبی کریم ﷺ کی ولادت کی تقریبات کی تفصیل دی گئی ہے۔ صفحہ ۳ پر دیگر خبروں کے علاوہ Mallow شو کمپنی لمیٹڈ لاہور کی جانب سے اشتہار اردو میں دیا گیا تاکہ عوام تک ان کی کمپنی کا پیغام آسانی سے پہنچ جائے یہ اس اخبار میں اردو میں چھپنے والا پہلا اشتہار ہے۔ جو نظم کی طرح لکھا گیا تھا۔

تنگ جوتا

پاؤں خراب کرتا ہے

جلد ٹوٹ جاتا ہے

چال بگاڑتا ہے

روپیہ ضائع کرتا ہے

(عبدالمالک)

ص ۴ اخبار کا ادارتی صفحہ ہے۔ جس میں پاکستان ٹائمز کا پہلا اداریہ بعنوان "The Muslim decision" اور دوسرا اداریہ Ourselves کے عنوان سے دیا گیا ہے۔ اور ایک مختصر سانوٹ Free Fish کے عنوان سے ہے۔

اس ادارتی صفحے میں پروفیسر محمد حسین کا ایک مضمون بعنوان "The unity of India is a myth" شامل ہے۔ یہ مضمون بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے اور یہ مضمون اخبار کی پہلی اشاعت میں اداریہ کے ساتھ ہی شائع ہوا ہے۔ اس کے ابتدائیہ کے چند جملے ملاحظہ کریں۔

"The talk of the historical and geographical unity of India is a complete myth. It exists only in the imagination of wishful thinker otherwise; India has never been one-except as an administrative unit under the British regime(13)"

اس ادارتی صفحے پر قرآن پاک کی سورۃ احزاب آیت نمبر ۲۱ کا ترجمہ انگلش میں دیا گیا اور اس آیت کا عنوان میلاد النبی ﷺ ہے۔

Milad-un-Nabi

We have indeed

in the Apostle of God

A beautiful pattern of conduct

For any one whose hope is

In God and the Final Day,

And who engages much

In the praise of God

,Quran, Ahzab 21"(14)

اس ادارتی صفحے میں کارٹون بھی دیا گیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تصاویری صحافت کی اہمیت اپنی جگہ بہت زیادہ اہم ہے۔ کارٹونسٹ کا کمال ہے کہ وہ ایک بڑی کہانی کو ایک تصویر میں بیان کر دیتا ہے۔ اخبار کی پہلی اشاعت میں جو کارٹون دیا گیا ہے اس میں ایک ہندو اور مسلم کی تصویر بنائی گئی ہے اور دونوں کے درمیان میز پر ایک پنجرہ ہے جس کے اوپر کمبل ہے اس کارٹون کے نیچے دو سوالیہ جملے ہیں۔

"Why doesn't the parrot ever talk?"

"How can he talk with a blanket over him?"

یہ جملے عکاسی کر رہے ہیں ان ایام کی جب آزادی کی تحریک عروج پر ہے۔ ص ۵ کی شہ سرخی جو پانچ کالم پر مشتمل ہے۔ سرخی یہ ہے۔

League resolution on the Punjab

ذیلی سرخی یہ ہے۔

"Withdrawal of restrictive measures demanded."

"Muslims asked to remain non-violent"

پانچویں صفحے پر آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے اختتامی اجلاس جو کراچی میں منعقد ہوا اور اس میں منظور کی گئی قرارداد پنجاب کے حوالے سے قرارداد میں کہا گیا کہ پنجاب گورنمنٹ ایسی تمام پابندیاں سیاسی سرگرمیوں پر ختم کردے جو پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کے تحت لگائی گئیں اور خصوصی اختیارات کا ناجائز استعمال کیا گیا اور ایسے تمام افراد کو رہا کیا جائے جو اس حوالے سے گرفتار کیے گئے مزید برآں مسلمانوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ ہنگامہ آرائی سے دور رہیں اور ان کا رویہ پروقار ہونا چاہیے۔

اس صفحے پر پنڈت نہرو کی حکومتی پالیسی کے حوالے سے خبر میں نمایاں طور پر گورنمنٹ کی پالیسی کی وضاحت کی گئی۔ اس صفحے پر کانگرس کے حوالے سے ایک کالمی خبر بھی تھی۔

"Congress should realise gravity of situation"

law member on the leagues stand(15)".

مسلم لیگی رہنماؤں کی کراچی سے روانگی کی خبر اس طرح شائع ہوئی کہ مسٹر لیاقت علی خان جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ مسٹر آئی آئی چندریگر قاضی عیسیٰ خان، خواجہ ناظم الدین، مسٹر صادق علی خان، مسٹر محمد اسماعیل خان، عبدالمتین چوہدری، حاجی عبدالستار، اسحاق سیٹھ، مسٹر محمد یونس اور چوہدری خلیق الزماں نیو دہلی کے لیے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے۔ مسٹر غضنفر علی خان گورنمنٹ انڈیا کے ہیلتھ ممبر تھے۔ خبر میں یہ بھی بتایا گیا کہ روانگی صبح لیاقت علی خان چوہدری خلیق الزماں مسٹر آئی چندریگر اور سردار اورنگزیب خان نے مسٹر جناح سے ملاقات کی مزید پنجاب کے رہنما جناب نذیر احمد اور شیخ محمد امین بذریعہ ہوائی جہاز لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔ اس صفحے پر فلمی دنیا کا اشتہار بھی ہے۔

ص ٦ پر دو خبروں کا (بقیہ حصہ) ہے اور دیگر خبریں بھی دی گئی ہیں۔ جن میں ایک اہم خبر کہ سرخی یہ ہے۔ " League National Guards told to hold themselves ready." خبر کا مفہوم یہ ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ نیشنل گارڈ کے نائب سالارِ اعلیٰ میجر خورشید انور نے قائداعظم محمد علی جناح سے تفصیلی ملاقات کی اور قائداعظم سے سیاسی صورتِ حال کے حوالے سے ہدایات لیں۔ میجر خورشید نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ سندھ، بلوچستان N.W.F.P اور دہلی کے لیگی نیشنل گارڈ اپنی خدمات کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ اس صفحے میں کالونی ٹیکسٹائل مل کا چار کالمی اشتہار بھی شائع ہوا جس میں مل کے بورڈ آف ڈائریکٹر کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔

پاکستان ٹائمز کی پہلی اشاعت کا ساتواں صفحہ کھیلوں کی خبروں کے ساتھ پانچ اشتہار بھی ہیں۔ انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلے جانے والے چوتھے ٹیسٹ میچ کے تیسرے دن کے کھیل کی تفصیلات درج ہیں اور ساتھ ہی پنجاب یونیورسٹی کی ٹینس چیمپین شپ جیتنے کی خبر بھی موجود ہے۔

اخبار کے آخری صفحہ (آٹھواں) پر پرنٹ لائن میں یہ عبارت ہے

"Printed and published at the press of Civil and Military Gazette Ltd, Lahore by Mian Iftikhar-ud-din M.L.A. Acting editor: Faiz Ahmed Faiz(16)".

آٹھویں صفحے پر بین الاقوامی خبروں کے ساتھ ملکی خبریں بھی موجود ہیں جیسا کہ

British "concern" over Russia's view of Polish Elections (17)

اس صفحے پر "سردار حاجی محمد جمال خان لغاری" کی تصویر بھی دی گئی ہے جن کے ہاتھ میں ٹرافی ہے۔

دوسری ملکی اہم خبر میں ملتان کے کسانوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ کسانوں کے معاملات کو بہتر انداز میں حل کریں تاکہ معاشی مسائل حل ہو سکیں۔ اس صفحے پر چار اشتہار ہیں جب کہ سنسر شپ کے حوالے سے گورنر پنجاب کا جاری کردہ مراسلہ بھی Box کے آخر میں دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

"The Governor of the Punjab is hereby pleased to direct you not to print or publish in any of the issues (including supplements) of the said Pakistan times for a period of fifteen days with effect from the date of service on you of this order, any statement or report which is not official, any comment, any correspondence or any other matter concerned with or bearing on the pro-visions of the said Punjab public safety ordinance 1946(18)"

اخبار کے اندر چھپنے والے چھوٹے بڑے اشتہارات کے نرخ نامے بھی دیئے جاتے تھے۔

پاکستان ٹائمز کے پہلے ایڈیٹر (ایکٹنگ) فیض احمد فیض (۱۹۱۱ء_۱۹۸۴ء) تھے جو کہ امروز اور لیل و نہار (اردو اخبارات) میں بھی ادارت کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ پاکستان ٹائمز کا آغاز آل انڈیا مسلم لیگ کے لیے انگریزی سمجھنے والوں تک اپنی بات پہنچانے کا ایک پلیٹ فارم ثابت ہو اور پاکستان ٹائمز نے اپنے ابتدائی دنوں میں ہی اپنے بااثر ہونے کا سکہ منوالیا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ پاکستان ٹائمز کو مشکل حالات کا سامنا بھی رہا جو کہ سنسر شپ، پابندیوں اور گرفتاریوں کی صورت میں چلتا رہا اور ۱۹۹۶ء میں پاکستان ٹائمز بند کر دیا گیا۔

حوالہ جات

1. , 33)Macmillan, New York, 1961(F.Fraser Bond, An Introduction to journalism, 1
2. ینگ منگ ہی،?Hangzhou, the Origins of the World Press and Journalism مشمولہ جرنلزم سٹڈیز، جلد نمبر16، شمارہ نمبر4،(لندن)، Taylor and Francis،2015،،561−547
3. Tucker, D. H. , Unwin, . George and Unwin, . Philip Soundy (2020, October 1). history of publishing. Encyclopedia Britannica. https://www.britannica.com/topic/publishing
4. امداد صابری، تاریخ اردو صحافت اردو،(دہلی:صابرہ بک ڈپو،۱۹۵۳ء)،ص ۳۲
5. عبد السلام خورشید،ڈاکٹر، صحافت پاکستان وہند میں،(لاہور: مجلس ترقی ادب،۱۹۶۳ء)،ص ۲۵
6. محمد اسلم ڈوگر، پاکستان میں آزادی صحافت، مختلف ادوار کا تقابلی جائزہ،(غیر مطبوعہ مقالہ) برائے پی ایچ ڈی، مملوکہ: شعبہ ابلاغیات،پنجاب یونیورسٹی لاہور، س۔ن، ص ۱۰۷
7. امداد صابری، تاریخ اردو صحافت، ص ۳۴
8. , 18)Lahore: Punjab University, 1969(Shireen Ali, Pakistan times a critical study,
9. ایضاً
10. پاکستان ٹائمز، منگل،(فروری ٤،۱۹۴۷ء)،صفحہ ۱
11. ایضاً،ص ۴
12. یضاً،ص ۱
13. ایضاً،ص ۴
14. ایضاً
15. ایضا،ص ۵
16. ایضاً،ص ۵
17. ایضاً،ص ۴
18. ایضاً،ص ۸